

فتویٰ نمبر: 65 **الاستفتاء** تاریخ: 28.06.2018

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اندر ایں مسئلہ کہ کہ جسم کو کرید کر اندر سرمہ یا کوئی اور چیز بھر کر نام لکھ دیا جاتا ہے۔ آیا ایسا کرنا درست ہے یا نہیں، جسم پر عارضی یا مستقل ٹیٹو (Tatto) بنوانا کیسا ہے؟ قرآن وسنت کی روشنی میں رہنمائی فرمائیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب بعون الملک الوھاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم حامدا و مصلیا

مرد وعورت کے لئے جسم پر ٹیٹو بنوانا چاہے عارضی ہو یا مستقل معلون اور لعنت والا فعل ہونے کے ساتھ ساتھ ناجائز اور حرام ہے، اگر جسم پر ٹیٹو کو بنوالیا اور ختم کروانا ممکن نہ ہو تو توبہ واستغفار کرے۔

جسم کو گود کر اندر سرمہ یا کوئی اور چیز بھر دینے والی عورت پر لعنت فرمائی گئی ہے۔ اور یہ حکم مرد اور عورت دونوں کے لئے یکساں (برابر) ہے جیسا کہ حدیث پاک میں ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ لَعَنَ اللَّهُ الوَاشِمَاتِ وَالمُوتَشِمَاتِ، وَالمُتَنَمِّصَاتِ وَالمُتَفَلِّجَاتِ، لِلْحُسْنِ المُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللَّهِ۔[1]

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ انہوں نے فرمایا گودنے اور گودوانے والیوں پر اور بال نوچنے والیوں پر اور حسن کے لئے دانتوں میں جھری (کشادگی) کرنے والیوں پر اللہ تعالی نے لعنت فرمائی ہے۔

فتاوی شامی میں ہے۔

وَالْوَاشِمَةُ الَّتِي تَشِمُ فِي الْوَجْهِ وَالذِّرَاعِ، وَهُوَ أَنْ تَغْرِزَ الْجِلْدَ بِإِبْرَةٍ ثُمَّ يُحْشَى بِكُحْلٍ أَوْ نِيلٍ فَيَزْرَقُّ وَالْمُسْتَوْشِمَةُ: الَّتِي يُفْعَلُ بِهَا ذَلِكَ بِطَلَبِهَا۔[2]

علامہ غلام رسول سعیدی نعمۃ الباری میں یوں نقل کرتے ہیں۔

علامہ بدر الدین محمد بن احمد عینی حنفی متوفی 855ھ اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں۔

الواشمات یہ الواشمہ کی جمع ہے اس کا معنی ہے جو عورت کسی دوسری عورت کی ہتھیلی پر یا پشت پر یا کلائی پر یا بدن کی کسی اور جگہ پر سوئی چبھو کر خون نکالنے، پھر اس خون کو پونچھ دے اور سوئی سے کئے ہوئے ان باریک سوراخوں میں سرمہ یا چونا بھر دے اور اس سے کوئی عبارت لکی جائے یا کوئی تصویر بنائی جائے تو ایسی عورت کو اردو میں گودنے والی عربی میں واشمہ کہتے ہیں اور جس عورت کے بدن کے کسی حصہ پر یہ عمل کیا جائے اس عورت کو عربی میں موشومہ کہتے ہیں، اگر کوئی عورت اس عمل کو طلب کرے تو اس عورت کو مستوشمہ کہتے ہیں، یہ عمل کرنا بھی حرام ہے اور کروانا بھی

---

[1] ۔(بخاری، رقم الحدیث 4886، کتاب التفسیر باب وما اتاکم الرسول فخذوہ، جلد 6، صفحہ 1243)۔

[2] ۔(فتاوی شامی، جلد 6، صفحہ 373)۔

حرام ہے اگر کسی کم سن بچی نے اس عمل کو طلب کیا تو اس کا گناہ گودنے والی پر ہو گا بچی پر نہیں ہو گا کیونکہ وہ کم سن اور نابالغہ ہونے کی وجہ سے مکلفہ نہیں ہے۔[3]

قرآن پاک میں ہے۔فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ۔ (پارہ6، سورہ النساء، آیت119)

خزائن العرفان میں اسی آیت کے تحت ہے۔ جسم کو گود کر سرمہ یا سیندور وغیرہ جلد میں پیوست کرکے نقش و نگار بنانا بالوں میں بال جوڑ کر بڑی بڑی جٹیں بنانا بھی اس میں داخل ہے۔[4]

اعلی حضرت علیہ الرحمہ سے ایک سوال ہوا جسم میں گود کر نام لکھوانے کے حوالے تو آپ نے جواباً ارشاد فرمایا۔ یہ غالبا خون نکال کر اسے روک کر کیا جاتا ہے جیسے نیل گدوانا، اگر یہی صورت ہو تو اس کے ناجائز ہونے میں کلام نہیں اور جبکہ اس کا ازالہ ناممکن ہے تو سوا توبہ واستغفار کے کیا علاج ہے مولی تعالی عزوجل توبہ قبول فرماتا ہے۔ واللہ تعالی اعلم۔[5]

فتاوی رضویہ میں ہے۔ بدن گدوانا شرعاً حرام ہے۔[6]

بہار شریعت میں ہے۔ گودنا یہ کہ سوئی چبھو کر اس جگہ سرمہ بھر دیتے ہیں تو اگر خون اتنا نکلا کہ بہنے کے قابل ہو تو ظاہر ہے کہ وہ خون ناپاک ہے اور سرمہ کہ اس پر ڈالا گیا وہ بھی ناپاک ہو گیا۔ پھر اس جگہ کو دھو ڈالیں پاک ہو جائے گی اگرچہ ناپاک سرمہ کا رنگ بھی باقی رہے، یوہیں زخم میں راکھ بھر دی پھر دھو لیا پاک ہو گیا اگرچہ رنگ باقی ہو۔[7]

هذا ما عندنا والله اعلم بالصواب

شیر محمد خان مفتی دارالافتاء دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف

ضیاء المصطفی نائب مفتی دارالافتاء دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف

محمد شعیب رکن دارالافتاء دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف

Mufti Sher Muhammad Khan Official Mufti Sher Muhammad Khan Daruliftabhera/دارالافتاء محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف

نوٹ: تفسیر ضیاء القرآن اور سیرت ضیاء النبی از حضرت ضیاء الامت پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ کا مطالعہ کریں

فتوی پوچھنے والے حضرات بعد از نماز ظہر تا عصر تشریف لائیں اور دارالافتاء بھیرہ شریف کی طرف سے جاری کردہ فتوی کی تصدیق ہمارے ان پیجز پر کی جا سکتی ہے

[3] ۔(نعمۃ الباری ج8 ص728، تفہیم البخاری ج7 ص535)۔

[4] ۔ خزائن العرفان، پارہ6، سورہ النساء، آیت119۔

[5] ۔ فتاوی رضویہ، جلد23، صفحہ387۔

[6] ۔ فتاوی رضویہ، جلد24، صفحہ343۔

[7] ۔(بہار شریعت، جلد1، صفحہ398)۔